بسمہ سبحانہ وبذکر ولیہ

حضرت عثمان کے قتل کے اسباب

میر مراد علی خان

ابوسفیان جو زندگی تمام اسلام کے خلاف جنگ کرتا رہا اور بعد فتح مکہ ۹ ہجری میں جان بچانے کی خاطر اسلام لے آیا۔ جب حضرت عباسؓ عم رسولؐ اکرم ابوسفیان کو لے کر آنحضرت ﷺ وآلہ کی خدمت میں لے آئے تو ابوسفیان کلمہ پڑھنے کے بہانے بنانے لگا۔ جس پر حضرت عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا فوراً کلمہ شہادت پڑھ قبل اس کے کہ تیرا سر کٹ جائے۔ ویلک اشهد شهادة الحق قبل أن تضرب عنقک۔ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ج ۴ ص ۲۴۰ طبع دار الکتب العلمیة بیروت

اور بعد رسول اکرم ﷺ وآلہ ثقیفه کی کاروائی کے بعد ابوبکر خلیفہ بن گئے یہ حضرت علیؑ کے پاس آیا اور کہا: **أغلبكم على هذا الأمر أقل بيت في قريش أما والله لأ ملأ نه خيلا ورجالا إن شئت**: ایک ذلیل طبقے کے شخص کو بنا دیا گیا واللہ آپ حکم دیں تو مدینے کی گلیوں کو آدمیوں اور فوج سے بھر دوں گا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا دور ہو اد شمن اسلام! تجھ کو اسلام سے کب محبت رہی۔ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ج ۴ ص ۲۴۰ طبع دار الکتب العلمیة بیروت کہ یہ ابوسفیان خلافت عثمان میں آیا اور عثمان سے کہنے لگا: **بعد تيم و عدي فأدرها كالكرة واجعل أتاها بني أمية هو الملك ولا أدري ما جنة ولا نار**: حکومت تمہارے پاس بنی تیم (یعنی ابوبکر) بنی عدی (یعنی عمر ابن خطاب) کے بعد آئی ہے پس اس کو گیند کی طرح لڑکھاؤ اور بنی اُمیہ کو اس کی بنیادیں قرار دو، یہ تو فقط بادشاہی ہی ہے، میں نہیں جانتا کہ جنت کیا ہے اور دوزخ کیا ہے۔

الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ج ۴ ص ۲۴۰ طبع دار الکتب العلمیة بیروت۔

اس نصیحت کے بعد جو کارنامے حضرت عثمان نے کیا وہ اس حسب ذیل ہیں۔

وكان من جملة ما انتقم به على عثمان، أنه أعطى ابن عمه مروان بن الحكم مائة ألف و خمسين أوقية، وأعطى الحارث عشر ما يباع في السوق: أى سوق المدينة، وأنه جاء إليه أبو موسى بكيلة ذهب و فضة فقسمهما بين نسائه و بناته، وأنه أنفق أكثر بيت المال في عمارة ضيا عه ودوره، و أنه حمى لنفسه دون إبل الصدقة، وأنه حبس عبدالله ابن مسعود وهجره، و حبس عطاء و أبى بن كعب ،و نفى أباذر إلى الربذة ، وأشخص عبادة بن الصامت من الشام لما شكاه معاوية، و ضرب عمار ياسر و كعب بن عبدة، ضربه عشرين سوطا و نفاه إلى بعض الجبال، وقال لعبد الرحمن بن عوف : إنک منافق، وإنه أقطع أكثر أراضى بيت المال، وأن لا يشترى أحد قبل وكيله وأن لا تسير سفينة فى البحر إلا فى تجارة، و أنه أحرق الصحف التى فيها القرآن ، وأنه أتم الصلاة بمنى ولم يقصر ها لما حج بالناس، وأنه ترک قتل عبيدالله وقد قتل الهرمزان، عثمان پر جو الزامات لگائے گئے اُس میں یہ ہے کہ عثمان نے اپنے چچا زاد بھائی (داماد) مروان کو ڈیڑھ لاکھ اوقیہ مال دے دیا تھا، اس طرح مدینہ میں جو بازاروں میں مال بکتا تھا اس کا دس فیصدی الحارث (بن حکم بن عاص) کو دیدیا، اسی طرح ایک دفعہ ابوموسیٰ ایک کچھال بھر سونا لائے تھے جسے عثمان نے اپنی بیٹیوں اور بیویوں میں تقسیم کر دیا، اس طرح بیت المال کا بہت حصہ اپنے مکانات کی تعمیر اور اُن کی زیبائش میں خرچ کر دیا تھا۔ اسی طرح انہوں نے اپنے لئے صدقہ حلال کر لیا تھا۔ عبداللہ ابن مسعودؓ کو قید میں ڈالدیا تھا، اسی طرح عطاء اور اُبی بن کعب کو قید کر دیا تھا، ابوذرؓ کو جلاوطن کر کے ربذہ کے مقام بھیجدیا تھا، عمار یاسر کو بیس بیس کوڑے لگائے اور کعب بن عبدة

کوجلاوطن کردیا تھا،عبدالرحمٰن بن عوف کو کہا کہ تم منافق ہو،اس طرح بیت المال کی اکثر زمینیں قطعات کر کے فروخت کردی گئیں اور حکم دیا کہ ان فروخت شدہ زمینوں کو اُن کے نمائندوں اور وکیل سے پہلے کسی اور کو فروخت نہ کیا جائے ،سمندر میں کوئی سفینہ تجارت اُن کے مال کے سوا کسی اور کا مال نہیں جا سکتا،اسی طرح قرآن کے اوراق کو جلا ڈالا، جب حج کو گئے تو انہوں نے منیٰ میں نماز میں قصر نہیں کیا بلکہ پوری نماز پڑھی، عبیداللہ ابن عمر سے قصاص قتل ہرمزان نہیں لیا۔سیرۃ حلبیہ جلد سوم ص ۲۰۶، الصواعق المحرقہ جلد ۲ ص ۳۳۴ (عربی)،اردو ص ۳۹۱ تا ۳۹۵

عثمان کی مخالفت کے اسباب۔عثمان کی مخالفت کا سبب یہ بھی ہے کہ خلافت سنبھالنے کے بعد انہوں نے تمام بڑے بڑے صحابہ کو اُن کے عہدوں سے معزول اور سبکدوش کردیا تھا۔سیرۃ حلبیہ جلد سوم ص ۲۰۰

وكان بين عثمان وعائشة منافرة وذلک أنه نقصها مما كان يعطيها عمر ابن الخطاب، وصيرها أسوة غيرها من نساء رسول الله، فإن عثمان يوما ليخطب إذ دلت عائشة قميص رسول الله، ونادت :يا معشر المسلمين ! هذا جلباب رسول الله لم يبل، وقد أبلى عثمان سنته ! فقال عثمان :رب اصرف عني كيدهن إن كيدهن عظيم

اور حضرت عثمان اور حضرت عائشہ کے درمیان نفرت تھی اس لئے کہ عثمان نے عائشہ کو جو عطیے حضرت عمر نے مقرر کئے تھے کم کر کے دیگر ازواج النبیؐ کے برابر کردئے تھے۔چنانچہ ایک روز جب عثمان خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک آئیں اور رسول اللہ ﷺ کی قمیص لٹکائی اور اعلان کیا اے گروہ مسلمین یہ رسول ﷺ کا کرتا ہے اور ابھی بوسیدہ نہیں ہوا اور عثمان نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کو بوسیدہ کردیا۔جس پر عثمان نے کہا یہ مکار ہیں اللہ مجھ کو ان کی مکاری سے بچائے۔تاریخ یعقوبی جلد ۲ ص ۲۸۴ نفیس اکیڈمی کراچی

حکم بن ابی العاص جس کو رسول اللہ کا دھتکارا ہوا کہا جاتا تھا اور جو عثمان کے سگے چچا تھے عثمان نے اس کو واپس بلالیا تھا۔ سیرۃ حلبیہ جلد سوم ص ۲۰۱

آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث کہ اے عثمان ! تم اس حالت میں قتل ہو گے کہ تم سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے ہو گے اور تمہارے خون کا ایک قطرہ آیت **فسيكفيكهم الله** پر گرے گا۔**يا عثمان تقتل وأنت تقرأ سورة البقر۔ قال الذهبى إنه حيث موضوع**۔ذہبی نے کہا کہ یہ موضوع ہے۔سیرۃ حلبیہ جلد سوم ص ۲۰۵؛الدر المنثور سیوطی جلد ا ص ۳۳۹؛الصواعق المحرقہ ابن حجر (عربی) جلد ا ص ۳۲۵؛الخصائص الکبری سیوطی ج ۲ ص ۲۰۸

عائشہ سے مروی ہے کہ جس وقت عثمان قتل ہوئے تو انہوں نے کہا کہ تم لوگ اُنہیں میل کچیل سے پاک صاف کپڑے کی طرح کردیا (یعنی پہلے گندے تھے اور اب پاک صاف ہوگئے تھے) ان کو مینڈھے کی طرح ذبح کردیا۔مسروق نے کہا کہ یہ آپ ہی کا عمل ہے آپ نے لوگوں کو لکھ کر اُن پر خروج کرنے کا حکم دیا۔عائشہ نے قسم کھائی کہ میں نے ایک لفظ نہیں لکھا۔اعمش نے کہا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ عائشہ کے حکم سے لکھا گیا تھا کہ عثمان پر خروج کیا جائے۔طبقات ابن سعد (اردو) جلد دوم ص ۱۷۷۔انساب الاشراف جلد ۶ ص ۲۲۷۔

جب عثمان کے قتل کی اطلاع عائشہ کو ملی تو انہوں نے روتے ہوئے کہا عثمان پر اللہ رحم کرے وہ قتل ہوگئے۔حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے کہا تم ہی لوگوں کو اُن کے (عثمان) کے خلاف ورغلاتی تھیں اور آج رو رہی ہو۔**فقال لها عمار ياسر : أنت بالأمس تحرضين عليه ثم۔ أنت اليوم تبكينه ۔**

الامامة والسياسة دينوری جلد اول ص ۷۴ اور ص ۶۶؛ انساب الاشراف البلاذری ج ۵ ص ۷۰،۷۵،۹۱؛طبقات ابن سعد طبع لیدن ج ۵ ص ۲۵؛ طبری ج ۵:۱۴۰ ص ،۱۶۶،۱۷۲،۱۷۶۔اور ایک روایت ہے کہ یہ عمارؓ نے نہیں بلکہ حضرت ام المومنین ام سلمہ نے فرمایا تھا شرح نہج البلاغۃ جلد ص ۲۱۷۔

جب عثمان محصور ہو گئے تو عائشہ نے حج کو ارادہ کیا مروان، زید بن ثابت اور دیگر لوگ عائشہ کے پاس آئے اور کہا آپ (عائشہ) حج کا ارادہ ملتوی کر دیتیں تو بہتر ہوتا اس لئے کہ آپ دیکھ رہی ہیں امیر المومنین (عثمان) محصور ہیں اور آپ کی موجودگی میں ان سے محاصرہ دور ہو جائے گا۔ اس پر عائشہ نے کہا میں اپنی سواری میں بیٹھ چکی ہوں میں اب رکنے والی نہیں۔ انہوں نے پھر درخواست کی عائشہ نے وہی جواب دیا اس پر مروان نے کہا: وحرق قيس على البلاد:: حتیٰ اذا ما استعرت اجذنا یعنی قیس نے شہروں کو آگ لگا دی یہاں تک کہ جب آگ بھڑک جائیگی تو اسے بجھا دے گا۔ (یعنی خود ہی آگ لگایا اور خود ہی بجھائے گا)۔ اس پر عائشہ نے کہا اس اشعار کو مجھ پر صادق کرنے والے اگر تمہارے اور تمہارے ان ساتھی (عثمان) کے جن کے معاملے نے تمہیں مشقت میں ڈالا ہے دونوں کے پاؤں میں اگر چکی بندھی ہو اور تم دونوں کو میں سمندر میں ڈوبتا ہوا دیکھوں تب بھی مجھے مکہ جانا پسند ہے۔ طبقات ابن سعد (ج ۵ ص ۵۴ اردو)؛ عربی ج ۵ ص ۳۷؛ تاریخ مدینہ عمر بن شبہ النمیری متوفی ۲۶۲ھ ص ۱۱۷۲؛

قال عثمان اللهم اكفني طلحة بن عبيد الله فإنه حمل علي هؤلاء وألبهم والله إني لأرجو أن يكون منها صفراوأن يسفك دمه إنه انتهک مني ما لا يحل له۔ حضرت عثمان نے کہا کہ اے اللہ تو مجھے طلحہ بن عبید اللہ سے نجات دے کیونکہ اسی نے باغیوں کو میرے خلاف بھڑکایا ہے اور انہیں جمع کیا ہے واللہ وہ میرا خون بہائے بغیر نہ جائے گا۔ طبری حصہ سوم ص ۴۵۹ نفیس اکڈمی

نائلة ابنة الفرافصة امرأته فقالت أتكلم أو أسكت فقال تكلمي فقالت قد سمعت قول علي لک وإنه ليس يعاودک وقد أطعت مروان يقودک حيث شاء قال فما أصنع قالت تتقي الله وحده لا شريک له وتتبع سنة صاحبيک من قبلک فإنک متى أطعت مروان قتلک ومروان ليس له عند الناس قدر ولا هيبة ولا محبة وإنما ترکک الناس لمكان مروان فأرسل إلى علي فاستصلحه فإن له قرابة منک وهو لا يعصى قال فأرسل عثمان إلى علي فأبى أن يأتيه وقال قد أعلمته أني لست بعائد

عثمان کی زوجہ نائلہ آئیں اور عثمان سے پوچھا کیا میں خاموش رہوں یا کچھ کہوں۔ عثمان نے کہا بولو۔ نائلہ نے کہا میں نے حضرت علیؑ کی گفتگو سنی اور آپ کے جواب دینے کے بعد وہ یہاں نہیں آئیں گے آپ مروان کے مشورے کو مان رہے ہیں جہاں وہ لے جانا چاہتا ہے۔ عثمان نے کہا میں کیا کروں؟ تو نائلہ نے کہا: آپ اللہ سے ڈریں جو یکتا ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں اور اپنے صاحبوں (ابوبکر اور عمر) کے نقش قدم پر چلیں۔ اگر آپ مروان کے مشورہ پر چلیں گیں تو وہ آپ کو مروا دے گا۔ آپ حضرت علیؑ کو بلوائیں اور ان کے مشورے پر عمل کریں۔ طبری اردو حصہ سوم ص ۴۳۷ نفیس اکڈمی

وكانت عند عمرو أخت عثمان لأمه أم كلثوم بنت عقبة بن أبي معيط ففارقها۔ عمرو عاص نے ام کلثوم جو عثمان کی بہن تھی طلاق دے دیا اس لئے کہ عثمان نے اُنہیں معزول کر دیا تھا۔ طبری اردو حصہ سوم ص ۴۳۰ نفیس اکیڈمی

فلما نفر عثمان أشخص معاوية وعبدالله بن سعد إلى المدينة ورجع ابن عامر وسعيد معه ولما استقل عثمان رجز الحادي قد علمت ضوامر المطي وضامرات عوج القسي أن الأمير بعده علي وفي الزبير خلف رضي وطلحة الحامي لها ولي فقال كعب وهو يسير خلف عثمان الأمير والله بعده صاحب البغلة وأشار إلى معاوية كتب إلي السري عن شعيب عن سيف عن بدر بن الخليل بن عثمان بن قطبة الأسدي عن رجل من بني أسد قال ما زال معاوية يطمع فيها بعد مقدمه على عثمان حين جمعهم فاجتمعوا إليه بالموسم ثم ارتحل فحدا به الراجز إن الأمير بعده علي وفي الزبير خلف رضي قال كعب كذبت صاحب الشهباء بعده يعني معاوية فأخبر معاوية فسأله عن الذي بلغه قال نعم أنت الأمير بعده ولكنها والله لا تصل إليک حتى تكذب بحديثي هذا فوقعت في نفس معاوية وشاركهم في ،

ایک ثنا خواں یہ اشعار پڑھ رہا تھا: تمام لاغر سواریاں اور لوگ جانتے ہیں کے عثمان کے بعد حضرت علیؑ خلیفہ ہوں گے۔ حالانکہ زبیر اور طلحہ بھی حقدار ہیں،

کعب جو عثمان کے پیچھے چل رہے تھے تو یہ سُنا اور کہا واللہ عثمان کے بعد یہ خچر والا خلیفہ ہوگا اشارہ کیا معاویہ کی طرف۔ عثمان کے جانے کے بعد معاویہ خلافت کی تمنا کرنے لگے۔۔ طبری اردو حصہ سوم ص ۴۱۲ نفیس اکیڈمی

اقتلوا نعثلاً فقد کفر۔ یہ عائشہ کہتی تھیں عثمان بن عفان کے بارے میں کہ اس یہودی کو قتل کردو یہ کافر ہوگیا ہے۔

طبری واقعات ۳۶ ہجری ج ۳ ص ۴۷۷؛ الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبیہ دینوری ج ۱ ص ۵۱، ۷۲؛ ابن عساکر ترجمہ الامام الحسن ص ۱۹۷؛ النھایۃ فی غریب الحدیث ج ۵ ص ۸۰؛ لسان العرب ۱۴ الامام العلامۃ ابن منظور متوفی ۶۳۰ھ ص ۶۷۰؛ تاج العروس ج ۸ ص ۱۴۱؛ اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ابن الاثیر جلد ۳ حالات صخر بن قیس طبع الشغب؛ المحصول فی علم اصول الفقہ فخر الدین رازی جلد ۴ ص ۳۴۳ طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت؛ الفتنۃ وقعۃ الجمل ص ۱۱۵ سیف بن عمر الضبی متوفی ۲۰۰ھ طبع دار النفائس بیروت؛ انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون تالیف علی بن برھان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۹۷۵ھ جلد الثالث طبع مصطفی البابی الحبلی بمصر ص ۳۵۶؛ اعلام النساء فی عالمی العرب والاسلام ص ۳۲ الجز الثالث تالیف عمر رضا کحالہ طبع الھاشمیۃ دمشق ؛ الکامل فی التاریخ ابن الاثیر الجزری متوفی ۶۳۰ھ ص ۱۰۰ جلد ثالث طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان؛ روضۃ الاحباب جلد سوم ص ۱۶؛ التمھید والبیان فی مقتل الشھید عثمان تالیف محمد بن یحییٰ بن ابی بکر الاشعری متوفی ۷۴۱ھ طبع دار الثقافۃ بیروت لبنان ص ۲۲۸۔

ابومحمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبیہ الدینوری صاحب کتاب امامتہ والسیاستہ ولادت ۲۱۳ھ اور وفات ۲۷۶ھ کتاب امامتہ والسیاست مطبع الفتوح ادبیہ مصر دو اجزاء میں شائع ہوئی اور اس کے دیباچہ میں ابن قتیبہ کی نسبت لکھا ہے کہ فاضل تھا ثقہ تھا اسکی ساری تصانیف نہایت عمدہ ہیں عرصہ تک دینور میں قاضی رہا اور اس ہی نسبت سے اس کو دینوری کہتے ہیں علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق حصہ اول دیباچہ ص ۶ پر لکھتے ہیں' یہ نہایت نامور اور مستند مصنف ہے محدثین بھی اسکے اعتماد اور اعتبار کے قائل ہیں۔ ابنِ خلکان اپنی وفیات اعیان میں لکھتے ہیں' ابومحمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبیہ الدینوری یا مرزی نحوی بغوی انکی بہت سی تصانیف ہیں جن میں ایک معارف ہے فاضل عالم تھے ثقہ قابل اعتبار تھے بغداد میں سکونت اختیار کی اور وہاں حدیث کی روایت اسحٰق بن راھویہ ابواسحٰق بن ابراہیم بن سفیان بن سلیمان بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن زیادی وابی حاتم السجاتنی سے کی اور ان سے ان کے لڑکے احمد اور ابنِ درستوری الفارسی نے کی ان کی تمام تصانیف نہایت مفید ہیں مولانا مودودی خلافت وملوکیت صفحہ ۳۰۹ پر لکھتے ہیں' ابن قتیبہ کے متعلق یہ خیال غلط ہے کہ وہ شیعہ تھا وہ ابوحاتم اسجائی اور اسحاق ابن راہلویہ جیسے کٹر کا شاگرد اور دینور کا قاضی تھا! ابنِ کثیر اسکے متعلق لکھتے ہیں کہ' ثقہ اور صاحب فضل وشرف آدمی تھا! حافظ ابن حجر کہتے ہیں 'یہ نہایت سچا آدمی تھا! مسلمہ بن قاسم کہتے ہیں 'نہایت سچا آدمی اور اہلسنت سے تھا! ابنِ حزم کہتے ہیں 'اپنے دین وعلم میں بھروسہ کے قابل تھا! اسطفی کہتے ہیں' ابن قتیبہ ثقہ اور اہلسنت سے تھا!

ابن ابی الحدید اصلی نام عبد الحمید بن ھبتہ اللہ بن محمد بن محمد بن ابی الحدید عزالدین المدائنی ولادت ۵۸۶ھ اور وفات ۶۵۵ھ ان کا تعلق معتزلی فرقہ سے تھا۔ فرقہ معتزلہ کا بانی واصل بن عطار تھا (متوفی ۱۳۱ھ) جن کا یہ عقیدہ تھا (معاذ اللہ) ''اگر علیؑ اور طلحہ اور زبیر میرے سامنے ترکاری کی ایک ٹوکری پر بھی گواہی دے تو میں قبول نہ کروں، کیونکہ اُن کے فاسق ہونے کا احتمال ہے'' ۔ خلافت وملوکیت علامہ مودودی صفحہ ۲۱۹۔ محمد بن شاکر بن احمد متوفی ۷۶۴ھ اپنی کتاب فوات الوفیات جز اول ص ۲۴۸ میں لکھتے ہیں یہ بہت بڑے فاضل تھے۔ علامہ کمال الدین عبدالرزاق بن احمد بن محمد بن ابی المعالی الشیبانی اپنی کتاب مجمع الادب فی ملجم الاالقاب میں لکھتے ہیں : کہ ابن ابی الحدید حکیم اصولی تھا اور بہت بڑا عالم اور فاضل تھا۔

ابن ابی الحدید اپنے اعتقاد کے بارے میں لکھتے ہیں:

اتفق شیوخنا کافة رحمھم اللہ المتقدمون منھم۔ والمتاخرون البصریون والبغدادیون علی ان بیعة ابی بکر الصدیق بیعة صحیحة شریعة وانھا لم تکن عن نص وانما کانت باالا ختیار الذی ثبت باالا جماع۔ شرح نہج البلاغة ابن ابی الحدید جلد اول ص ۷۔

ہمارے تمام شیوخ اللہ اُن پر رحم فرمائے، چاہے وہ متقدمین میں سے ہوں یا متاخرین میں سے چاہے وہ بصری ہوں یا چاہے وہ بغدادی ہوں سب اس بات پر متفق ہیں کہ ابوبکر صدیق کی بیعت صحیح اور شرعی تھی اور وہ بے شک کسی نص کے بنیاد پر نہیں تھی بلکہ اسے اختیا کیا گیا اجماع کی بنا پر ہے۔

اسی کتاب اور صفحہ پر مزید تحریر فرماتے ہیں کہ:

ان ابابکر افضل من علی علیہ السلام و ھوٰ لاء یجعلون ترتیب الاربعة فی الفضل کترتیبھم فی الخلافة۔

ابوبکر علیؑ سے افضل تھے اور یہ تمام ہمارے شیوخ ان چاروں خلفاء کی ترتیب کے حساب سے اُن کی فضیلت کے قائل ہیں۔

مزید آگے صفحہ ۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔ان الامامة اختیار من الامة و ذٰلک ان اللہ عزوجل لم ینص علی رجل بعینہ ولا رسولہ ولا اجتمع المسلمون عندہ علیٰ رجل بعینہٖ وان اختیار ذٰلک مفوض الی الامة سواء کان قریشا او غیر من اھل ملة الاسلام وسائر فرق الشیعة والروافضة والراوندیہ الیٰ ان الامامة فی قریش۔

امامت امت کے اختیاری ہے اور وہ اس لئے کہ اللہ عزوجل کی جانب سے کسی شخص معین کے لئے کوئی نص نہیں ہے اور نہ ہی اس کو رسول کی طرف سے کوئی معین ہوا اور نہ ہی مسلمانوں نے پیغمبرؐ کی حیات میں کسی خاص شخص کے لئے اجماع کیا البتہ یہ اختیار اُمت کو دے دیا گیا۔ چاہے وہ قریشی ہو یا کوئی غیر۔ پس ملت اسلام سے ہونا چاہیئے۔فرق یہ ہے کہ شیعہ رافضی اور راوندیہ کا یہ نصب العین ہے کہ امامت قریش میں رہے گا۔